250 بُرا شعر کہنے کی گر کچھ سزا ہے   عبث جھوٹ بکنا اگر ناروا ہے
تو وہ محکمہ جس کا قاضی خدا ہے   مقرر جہاں نیک و بد کی جزا ہے
گنہگار واں چھوٹ جائیں گے سارے
جہنّم کو بھر دیں گے شاعر ہمارے

251 زمانے میں جتنے قلی اور نفر ہیں   کمائی سے اپنی وہ سب بہرہ ور ہیں
گویّے امیروں کے نورِ نظر ہیں   ڈفالی بھی لے آتے کچھ مانگ کر ہیں
مگر اس تپِ دق میں جو مبتلا ہیں
خدا جانے وہ کس مرض کی دوا ہیں

252 جو سقّے نہ ہوں جی سے جائیں گزر سب   ہو میلا جہاں گم ہوں دھوبی اگر سب
بنے دم پہ گر شہر چھوڑیں نفر سب   جو تھڑ جائیں مہتر تو گندے ہوں گھر سب
پہ کر جائیں ہجرت جو شاعر ہمارے
کہیں مل کے خس کم جہاں پاک سارے

253 عرب جو تھے دنیا میں اس فن کے بانی   نہ تھا کوئی آفاق میں جن کا ثانی
زمانے نے جن کی فصاحت تھی مانی   مٹا دی عزیزوں نے اُن کی نشانی
سب اُن کے ہنر اور کمالات کھو کر
رہے شاعری کو بھی آخر ڈبو کر

254 ادب میں پڑی جان اُن کی زباں سے   جلا دین نے پائی اُن کے بیاں سے
سناں کے لیے کام اُنھوں نے لساں سے   زبانوں کے کوچے تھے بڑھ کر سناں سے
ہوئے اُن کے شعروں سے اخلاق صیقل
پڑی اُن کے خطبوں سے دنیا میں ہلچل

255 خلف اُن کے یاں جو کہ جادو بیاں ہیں   فصاحت میں مقبولِ پیر و جواں ہیں
بلاغت میں مشہورِ ہندوستاں ہیں   وہ کچھ ہیں تو لے دے کے اس گوں یہاں ہیں
کہ جب شعر میں عمر ساری گنوائیں
تو بھانڈ اُن کی غزلیں مجالس میں گائیں

256 طوائف کو ازبر ہیں دیواں اُن کے   گویّوں پہ بے حد ہیں احسان اُن کے
نکلتے ہیں تکیوں میں ارماں اُن کے   ثنا خواں ہیں ابلیس و شیطان اُن کے
کہ عقلوں پہ پردے دیے ڈال اُنھوں نے
ہمیں کر دیا فارغ البال اُنھوں نے

257 شریفوں کی اولاد بے تربیت ہے   تباہ اُن کی حالت بُری اُن کی گت ہے
کسی کو کبوتر اُڑانے کی لت ہے   کسی کو بٹیریں لڑانے کی دھت ہے
چرس اور گانجے پہ شیدا ہے کوئی
مدک اور چنڈو کا رسیا ہے کوئی

(258) سدا گرم انفاس سے اُن کی صحبت   ہر اک رند و اوباش سے اُن کی ملت
پڑھے لکھوں کے سائے سے اُن کو وحشت   مدارس سے تعلیم سے اُن کو نفرت
کمینوں کے جرگے میں عمریں گنوائی
انھیں گالیاں دینی اور آپ کھائی

(259) نہ علمی مدارس میں ہیں اُن کو پاتے   نہ شائستہ جلسوں میں ہیں آتے جاتے
پہ میلوں کی رونق ہیں جا کر بڑھاتے   پڑے پھرتے ہیں دیکھتے اور دکھاتے
کتاب اور معلم سے پھرتے ہیں بھاگے
مگر ناچ گانے میں ہیں سب سے آگے

(260) اگر کیجیے اُن پاک شہدوں کی گنتی   ہوا جن کے پہلو سے بچ کر ہے چلتی
ملی خاک میں جن سے عزت بڑوں کی   مٹی خاندانوں کی جن سے بزرگی
تو یہ جس قدر خانہ برباد ہوں گے
وہ سب اُن شریفوں کی اولاد ہوں گے

(261) ہوئی اُن کی بچپن میں یوں پاسبانی   کہ قیدی کی جیسے کٹے زندگانی
لگی چھوٹنے جب کچھ سمجھ بوجھ سیانی   چڑھی بھوت کی طرح سر پر جوانی
بس اب گھر میں دشوار تھمنا ہے اُن کا
اکھاڑوں میں تکیوں میں رہنا ہے اُن کا

(262) نشے میں مے عشق کے چور ہیں وہ   صف فوج مژگاں میں محصور ہیں وہ
غم چشم و ابرو میں رنجور ہیں وہ   بہت ہاتھ سے دل کے مجبور ہیں وہ
کریں کیا کہ ہے عشق طینت میں اُن کی
حرارت بھری ہے طبیعت میں اُن کی

(263) اگر شش جہت میں کوئی دلربا ہے   تو دل اُن کا نادیدہ اُس پہ فدا ہے
اگر خواب میں کچھ نظر آگیا ہے   تو یاد اُس کی دن رات نام خدا ہے
بھری سب کی وحشت سے روداد ہے یاں
جسے دیکھیے قیس و فرہاد ہے یاں

(264) اگر یاں بچے دُکھیا تو اُن کی بلا سے   اپاہج ہے بابا تو اُن کی بلا سے
جو ہے گھر میں فاقہ تو اُن کی بلا سے   جو مرتا ہے کنبا تو اُن کی بلا سے
جنھوں نے لگائی ہو لو دلربا سے
غرض پھر انھیں کیا رہی ماسوا سے

(265) نہ گالی سے دشنام سے جی چرائیں   نہ جوتی سے بیزار سے ہچکچائیں
جو میلوں میں جائیں تو بچپن دکھائیں   جو محفل میں بیٹھیں تو فتنے اٹھائیں
لرزتے ہیں اوباش اُن کی ہنسی سے
گریزاں ہیں رندان کی ہمسائگی سے

266 سپوتوں کو اپنے اگر بیاہ دیجے — تو بہوؤں کا بوجھ اپنی گردن پہ لیجے
جو بیٹی کے پیوند کی فکر کیجے — تو بدراہ ہیں بھانجے اور بھتیجے
یہی جھینکنا کو بہ کو گھر بہ گھر ہے
بہو کو ٹھکانا نہ بیٹی کو بر ہے

267 نہ مطلب نگاری کا ان کو سلیقہ — نہ دربارداری کا ان کو سلیقہ
نہ امیدواری کا ان کو سلیقہ — نہ خدمت گزاری کا ان کو سلیقہ
قلی یا نفر ہو تو کچھ کام آئے
نگران کو کس مد میں کوئی کھپائے

268 نہیں ملتی روٹی جنھیں پیٹ بھر کے — وہ گزران کرتے ہیں سو عیب کر کے
جو ہیں اُن میں وہ چار آسودہ گھر کے — وہ دن رات خواہاں ہیں مرگ پدر کے
نمونے یہ اعیان و اشراف کے ہیں
سلف ان کے وہ تھے خلف ان کے یہ ہیں

269 وہ اسلام کی پود شاید یہی ہے — کہ جس کی طرف آنکھ سب کی لگی ہے
بہت جس سے آیندہ چشم بہی ہے — بقا منحصر جس پہ اسلام کی ہے
یہی جان ڈالے گی باغ کہن میں؟
اسی سے بہار آئے گی اس چمن میں؟

270 یہی ہیں وہ نسلیں مبارک ہماری — کہ بخشیں گی جو دین کو استواری
کریں گی یہی قوم کی غمگساری — انہی پر امیدیں ہیں موقوف ساری
یہی شمع اسلام روشن کریں گی
بڑوں کا یہی نام روشن کریں گی

271 خلف ان کے لائق اگر ہاں یہی ہیں — سلف کے اگر فاتحہ خواں یہی ہیں
اگر یادگار عزیزاں یہی ہیں — اگر نسل اشراف و اعیاں یہی ہیں
تو یاد اس قدر ان کی رہ جائے گی یاں
کہ اک قوم رہتی تھی اس نام کی یاں

272 سمجھتے ہیں شائستہ جو آپ کو یاں — ہیں آزادی رائے پر جو کہ نازاں
چلن پر ہیں جو قوم کے اپنی خنداں — مسلماں ہیں سب جن کے نزدیک ناداں
جو ڈھونڈو گے یاروں کے ہمدرد اُن میں
تو نکلیں گے تھوڑے جوانمرد اُن میں

273 نہ رنج ان کے افلاس کا ان کو اصلا — نہ فکر اُن کی تعلیم اور تربیت کا
نہ کوشش کی ہمت نہ دینے کو پیسا — اُڑانا مگر مفت ایک اک کا خاکا
کہیں اُن کی پوشاک پر طعن کرنا
کہیں اُن کی خوراک کو نام دھرنا

274 عزیزوں کی جس بات میں عیب پانا نشانہ اُسے پھبتیوں کا بنانا
شماتت سے دل بھائیوں کا دکھانا یگانوں کو بیگانہ بن کر چڑانا
نہ کچھ درد کی چوٹ اُن کے جگر میں
نہ قطرہ کوئی خون کا چشمِ تر میں

275 جہاز ایک گرداب میں پھنس رہا ہے پڑا جس سے جوکھوں میں چھوٹا بڑا ہے
نکلنے کا رستہ نہ بچنے کی جا ہے کوئی اُن میں سوتا کوئی جاگتا ہے
جو سوتے ہیں وہ مستِ خوابِ گراں ہیں
جو بیدار ہیں اُن پہ خندہ زناں ہیں

276 کوئی اُن سے پوچھے کہ اے ہوش والو کس اُمید پر تم کھڑے ہنس رہے ہو
بُرا وقت بیڑے پہ آنے کو ہے جو نہ چھوڑے گا سوتوں کو اور جاگتوں کو
بچو گے نہ تم اور نہ ساتھی تمہارے
اگر ناؤ ڈوبی تو ڈوبیں گے سارے

277 غرض عیب کیجے بیاں اپنے کیا کیا کہ بگڑا ہوا یاں ہے آوے کا آوا
فقیہہ اور جاہل ضعیف اور توانا تاسف کے قابل ہے احوال سب کا
مریض ایسے مایوس دنیا میں کم ہیں
بگڑ کر کبھی جو نہ سنبھلیں وہ ہم ہیں

278 کسی نے یہ اک مردِ دانا سے پوچھا کہ نعمت ہے دنیا میں سب سے بڑی کیا
کہا "عقل جس سے ملے دین و دنیا" کہا "گر نہ ہو اُس سے انساں کو بہرہ"
کہا "پھر اہم سب سے علم و ہنر ہے
کہ جو باعثِ افتخارِ بشر ہے"

279 کہا "گر نہ ہو یہ بھی اُس کو میسر" کہا "مال و دولت ہے پھر سب سے بڑھ کر"
کہا "ور ہو یہ بھی اگر بند اس پر" کہا "اُس پہ بجلی کا گرنا ہے بہتر"
وہ ننگِ بشر تاکہ ذلت سے چھوٹے
خلائق سب اُس کی نحوست سے چھوٹے

280 مجھے ڈر ہے اے میرے ہم قوم یارو مبادا کہ وہ ننگِ عالم تمہیں ہو
گر اسلام کی کچھ حمیت ہے تم کو تو جلدی سے اٹھو اور اپنی خبر لو
دگر نہ یہ قول آئے گا راست تم پر
کہ ہونے سے ان کا نہ ہونا ہی بہتر

281 رہو گے یونہی فارغ البال کب تک نہ بدلو گے یہ چال اور ڈھال کب تک
رہے گی نئی پود پامال کب تک نہ چھوڑو گے تم بھیڑیا چال کب تک
بس اگلے فسانے فراموش کر دو
تعصب کے شعلے کو خاموش کر دو